جوممالک رویت کرتے ہیں ان کی دلیل یہ احادیث اور آیت ہیں، اور دار العلوم دیو بند کا یہ فتوی بھی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جس طرح وقت سے پہلے نماز پڑھنا درست نہیں ہے، اسی طرح ایک دن پہلے روزہ رکھنا بھی صحیح نہیں ہے، اس سے ایک فرض روزہ ہمیشہ ضائع ہوتا ہے ۔

گواہ کو رگڑا کریں

[۳] اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو اب گواہی لی جائے گی۔ لیکن گواہی لینے کے تین طریقے ہیں۔

[۱] ایک ہے گواہی کے لئے بھاگتے پھرنا۔ جہاں کہیں گواہی کا پتہ لگے اسکے لئے دوڑ کر جانا۔ ایسا کرنے سے ہمیشہ جھوٹی گواہی آجاتی ہے، اور چونکہ ہم اسکے یہاں گئے ہوئے ہیں اسلئے قبول کرنا ہی پڑتا ہے۔

[۲] دوسرا ہے، گواہی لینا۔ یعنی جو گواہ آئے اسکو چیک کئے بغیر قبول کرلے، اس سے بھی جھوٹی گواہی آتی ہے۔ اور لوگوں کو معلوم رہتا ہے کہ یہ قاضی بغیر چیک کئے ہوئے قبول کر لیتے ہیں تو ہر سال گواہ آجاتا ہے، اور لوگ اسکو قبول کر نے پر مجبور بھی کرتے ہیں

[۳] اور تیسرا ہے۔ ﴿ گواہوں کو رگڑنا ﴾ یعنی ہر اعتبار سے اتنا چیک کرے کہ حقیقت ظاہر ہو جائے، اسکے باوجود اگر قرائن کے خلاف ہو تو کہہ دے کہ مجھے شرح صدر نہیں ہے اسلئے اس گواہ پر رمضان یا عید کا اعلان نہیں کرسکتا۔

اگر آپ گواہوں کو رگڑنے کا طریقہ اختیار نہیں کریں گے تو رمضان، اور عید پر بہت سی گواہی آجائی گی، اور آپ کو یہ گواہی قبول ہی کرنا پڑے گا۔ مون ریسرچ سینٹر کو معلوم ہے کہ کئی ملک گواہ کو رگڑنے کا اہتمام نہیں کرتے اس لئے وہاں دسیوں گواہی آجاتی ہے، اور اس کو قبول کرنا پڑتا ہے، حالانکہ ہم لوگ دوربین سے دیکھتے ہیں کہ چاند ابھی آسمان پر بنا بھی نہیں ہے، اور شد و مد کے ساتھ گواہی آگئی۔

گواہ کو رگڑنے کے طریقے

قاضی کا کام یہ نہیں ہے کہ جیسی گواہی آئی اسکو قبول کرلے، اگر ایسا ہی ہو تو قاضی کی کیا ضرورت ہے ہر عامی آدمی ایسا کر لے گا۔ اور ہر معاملے میں غلط فیصلہ ہوتا رہے گا۔ یہ قاضی کا کام ہے کہ مختلف گواہوں کے درمیان سچ اور جھوٹ کا پتہ لگائے اور گواہوں کو اتنا کریدے کہ سچ کا پتہ چل جائے، بلکہ گواہوں کو اتنا رگڑے کہ خود سچ کا اقرار کرلے، ورنہ تو انکے غلط اعلان سے لاکھوں آدمیوں کا فرض روزہ ضائع ہوجائے گا۔

رگڑنے کی چند مثالیں یہ ہیں:۔

[۱] جس آدمی کو واقعی چاند نظر آتا ہے تو وہ اگر دوبارہ چاند دیکھے تو دوبارہ نظر آجاتا ہے کیونکہ اسکی نظر چاند پر بیٹھ چکی ہے۔

اسلئے گواہ سے دریافت کریں کہ ایک مرتبہ دیکھنے کے بعد اسکو دوبارہ نظر آیا یا نہیں؟ اگر وہ کہتا ہے کہ دوبارہ نظر نہیں آیا تو اسکا مطلب یہ ہے کہ اسکو چاند کا وہم ہوا ہے، ہوائی جہاز، یا ستارے کی روشنی کو دیکھ کر اسکو چاند کا وہم ہوا ہے اسلئے ایسی گواہی کو ہرگز قبول نہ کریں۔

[۲] جو چاند دیکھتا ہے وہ دوسروں کو بھی دکھلا سکتا ہے۔ اگر کوشش کے باوجود دوسروں کو نہ دکھلا سکا تب بھی سمجھا جائے گا کہ اسکو چاند کا وہم ہوا ہے

[۳] گواہی دیتے وقت اسکے چہرے پر بھی نظر رکھیں، اگر چہرے بشرے سے نظر آتا ہے کہ اسکو چاند دیکھنے کا یقین نہیں ہے بلکہ دوسروں کے ورغلانے سے گواہی کے لئے آگیا ہے تب بھی گواہی قبول نہ کریں۔ کیونکہ جب اسکو خود یقین نہیں ہے تو کیا چاند دیکھا ہوگا!

[۴] گواہی دینے سے پہلے اسکو ترغیب دیں کہ اگر غلط گواہی دیا تو تمام انسانوں کے روزہ توڑنے کا گناہ تمہارے سر پر ہو گا، اور آخرت میں اسکی سخت سزا ہوگی۔ اگر واقعی آپ نے چاند نہیں دیکھا ہے، یا چاند دیکھنے میں شک ہے تو گواہی سے باز آجائیں، اس ترغیب سے اگر وہ پیچھے ہٹنا شروع ہو گیا تب بھی اسکی گواہی قبول نہ کریں۔ کیونکہ عذاب کے خوف سے ڈر گیا تو اسکا مطلب یہ ہے اس نے چاند نہیں دیکھا ہے۔

[۵] یہ بھی پتہ لگائیں کہ یہ دیندار ہے یا نہیں۔ یہ جھوٹ بولنے اور چکما دینے کا عادی تو نہیں ہے۔ اگر وہ دیندار نہیں ہے، یا جھوٹ بولنے کا، یا چکما دینے کا عادی ہے تب بھی گواہی قبول نہ کریں، کیونکہ بہت ممکن ہے کہ یہ ٹیلی ویزن پر آنے کے لئے اور شہرت کمانے کے لئے جھوٹ بول رہا ہو۔ اوپر کی حدیث میں حضورؐ نے بھی ((**ان تشھد ان لا الہ الا اللہ**)) پوچھ کر اسکا پتہ لگایا تھا، کہ وہ مسلمان بھی ہے یا نہیں۔

فقہ کی کتاب میں بھی یہ عبارت ہے۔ **و اذا کان فی السماء علة قبل الامام شھادۃ الواحد العدل فی رویة الھلال** . (قدوری، کتاب الصوم، ص ۳۵۲، مسئلہ نمبر ۵۵۷) اس عبارت میں ہے کہ عادل آدمی کی گواہی قبول کی جائے گی، ہرایرے غیرے کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

[۶] مطلع صاف ہو تو گواہی نہ لیں، اس صورت میں رویت عامہ ہی ہے۔ کیونکہ مطلع صاف ہونے کے باوجود کسی کو نظر نہیں آیا صرف دو آدمیوں کو نظر آیا اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ ھدایہ کی عبارت یہ ہے۔ **و اذا لم تکن بالسماء علة لم تقبل الشھادۃ حتی یراہ جمع کثیر یقع العلم بخبرھم .. لان التفرد بالرویة فی مثل ھذہ الحالة یوھم الغلط فیجب التوقف فیه حتی یکون جمعا کثیرا . بخلاف ما اذا کان بالسماء علة لانه ینشق الغیم عن موضع القمر فیتفق للبعض النظر** (ھدایہ، کتاب الصوم، ص ۱۲۵،)

ترجمہ۔ اگر آسمان میں کوئی علت نہ ہو تو جب تک کہ بہت بڑی جماعت نہ دیکھ لے گواہی قبول نہیں کی جائے گی ۔۔ اسلئے کہ مطلع صاف ہونے کی صورت میں ایک دو آدمیوں کا دیکھنا غلط کا وھم ہوسکتا ہے اسلئے اسکے قبول کرنے میں توقف کیا جائے یہاں تک کہ بڑی جماعت نہ دیکھ لے ۔۔ بخلاف جبکہ آسمان میں علت [یعنی بادل یا کہر، یا غبار

وغیرہ ہو] تو قبول کیا جائے گا اسلئے کہ بادل کبھی چاند کی جگہ سے پھٹتا ہے تو بعض آدمی کو نظر آجانے کا اتفاق ہو جاتا ہے۔اسلئے اسکی گواہی قبول کی جاسکتی ہے۔

ھدایہ کا متن [قدوری اور اسکی شرح] میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں [۱] ایک یہ کہ مطلع صاف ہو تو جم غفیر اور رویت عامہ ہی پر فیصلہ کیا جائے گا، گواہی قبول نہیں کی جائے گی، اور کٹا پھٹا بادل ہو تو ممکن ہے کہ کسی کو نظر آ گیا ہو اسلئے اسکی گواہی قبول کی جائے گی، لیکن اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ کٹا پھٹا بادل ہو تو چاہے دل نہ مانے اور قرائن کے بھی خلاف ہو پھر بھی گواہی قبول کرنا فرض اور واجب ہے۔ بلکہ یہ نظر آنے کی علت راجحہ ہے، دل مان لے تو قبول کی جاسکتی ہے۔ جو حضرات اس عبارت سے یہ سمجھتے ہیں کہ کٹا پھٹا بادل ہو تو گواہی قبول کرنا واجب ہے وہ صحیح نہیں سمجھ رہے ہیں ۔

کیونکہ ھدایہ کی عبارت یہ ہے ((**لانہ ینشق الغیم عن موضع القمر فیتفق للبعض النظر**)) اس عبارت میں **فیتفق للبعض للنظر** کے جملے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ اسکو چاند نظر آ گیا ہو اسلئے اسکی گواہی قبول کی جاسکتی ہے۔۔لیکن اسکا قبول کر لینا کوئی واجب اور فرض نہیں ہے۔خصوصا جبکہ دسیوں قرائن کے خلاف ہوں۔

[۷] مطلع پر گہرا بادل ہو تب بھی گواہی قبول نہ کریں، کیونکہ گہرے بادل میں آسمان نظر نہیں آتا ہے تو چاند جو بہت چھوٹا ہوتا ہے اور بہت ہلکی روشنی ہوتی ہے وہ کیسے نظر آ گیا، اسکا مطلب ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

﴿دل نہ مانے تو گواہی کا قبول کرنا واجب نہیں﴾

[۸] مطلع کہیں صاف ہو اور کہیں کہیں بادل ہو تب گواہی لینے کی بات آتی ہے۔لیکن فقہاء کی اس عبارت ۔ **و اذا کان فی السماء علۃ قبل الامام شھادۃ الواحد العدل فی رویۃ الھلال** ۔(قدوری، کتاب الصوم، ص ۳۵۲، مسئلہ نمبر ۵۵۷/ھدایہ، کتاب الصوم، ص ۲۱۵) کا مطلب پہلے گزر گیا ہے کہ کٹے پھٹے بادل کی شکل میں دل مانے اور قرائن کے خلاف نہ ہو تو قبول کی جاسکتی ہے۔لیکن دل نہ مانے، اور قرائن کے خلاف گواہی ہو تو اسکو قبول کرنا واجب اور فرض نہیں ہے۔۔ ہمارے برصغیر کے علماء کا آج تک یہ طریقہ آرہا ہے کہ دل نہیں مانتا ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ ,,ہمیں تمہاری گواہی پر اطمینان نہیں ہے اسلئے اس پر رمضان اور عیدین کا اعلان نہیں کرتا۔۔اور اسی وجہ سے ان ملکوں کی رویت بالکل صحیح جارہی ہے۔اور عرب ملکوں میں ہر آنے والی گواہی کو قبول کر لیتے ہیں اسلئے وہ صحیح وقت سے دو روز پہلے چاند دیکھنے کا اعلان کر دیتے ہیں اور پوری دنیا میں ایک مذاق بن جاتا ہے۔

﴿اس زمانے میں یقینی والا حساب ہوتا ہے﴾

پچھلے زمانے میں نجومیوں کے پاس کوئی خاص حساب نہیں ہوتا تھا، وہ ستاروں کو دیکھ کر یہ بتاتا تھا کہ کس کی شادی ہوگی اور کسکو طلاق ہوگی، یا کس کی حکومت پر امریکہ براجمان ہوگا، اور کس ملک کے ساتھ برطانیہ دوستی کا دم بھرے گا۔اور یہ علم کمانے کھانے کا دھندا بنائے ہوئے تھے اسی لئے پہلے فقہاء کرام نے نجومیوں کی باتوں پر یقین نہیں کیا، اور انکے